Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۳۲ | ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۸ شہادت ۱۳۵۷ ہش ۸ اپریل ۱۹۷۸ء | نمبر ۷۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو انسان بار بار اللہ سے بخشش چاہے اللہ تعالیٰ اُسے معاف کر دیتا ہے

تب گناہ سے اُسے بالطبع نفرت ہو جاتی ہے

"اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا گذارہ نہ ہوتا جس نے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اُس کے لئے مفید بنائیں۔ تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے۔

گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سُوجھے۔ جیسے مکھّی کے دو پَر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پَر ہیں ایک معاصی کا دوسرا خجالت، توبہ، پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے۔ جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اُس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پَر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے مگر کُشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عُجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے جب نبی معصومؐ ستّر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے۔ اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اُسے چھوڑے گا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اُسے بالطبع بُرا معلوم ہوگا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳-۴)

بحر عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخشنے پر قادر ہے

سچی توبہ کرنیوالے ایسے ہو جاتے ہیں کہ گویا انہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم (الزمر ۵۴)

ترجمہ:۔ تُو (ان کو ہماری طرف سے) کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) ظلم کیا ہے اللہ (تعالیٰ) کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ (تعالیٰ) سب گناہ بخش دیتا ہے وہ بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واذا قیل لھم اتقوا ما بین ایدیکم و ما خلفکم لعلکم ترحمون (یٰس ۴۶)

ترجمہ:۔ جب ان سے کہا جائے کہ جو کچھ تمہارے آگے آنیوالا ہے (اس سے بچو) اور جو اعمال تم پیچھے چھوڑ آئے ہو انکی سزا سے بھی بچنے کی کوشش کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو وہ نصیحت پکڑنے کی بجائے اسکی تحقیر کرتے ہیں اور فائدہ نہیں اٹھاتے)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَمْ یَضُرَّہٗ ذَنْبٌ ثُمَّ تَلَا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا عَلَامَۃُ التَّوْبَۃِ؟ قَالَ النَّدَامَۃُ۔

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنیوالا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزگی اختیار کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی علامت توبہ ہے۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ر شہادت ۱۳۵۷ ہش
۸ر اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم جزاء عظیم ابتلاء پر موقوف ہوتی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تجدید احیاء کیلئے مبعوث فرمایا چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا کہ :-

"مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کرکے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تاکہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کی جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں"۔ (برکات الدعا صفحہ ۲۴)

جو لوگ خدا تعالیٰ کے دین کی تائید و نصرت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں روزِ اول سے یہ سنتِ الٰہی ہے کہ انہیں طرح طرح کے دُکھ دیئے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر ابتلاء اور آزمائشیں اور آفات و مصائب ان کا راستہ روکتے ہیں لیکن یہ چیزیں ان کے پائے استقلال میں ذرّہ برابر بھی لغزش پیدا نہیں کر سکتیں اور وہ ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ انہیں برداشت کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اسی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے ... ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اسکی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو، گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو"۔ (کشتی نوح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو بار بار بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے مقدس و بابرکت گروہ نے کس طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کیں چنانچہ کفارِ مکہ کی طرف سے صحابہؓ پر جو مظالم کئے گئے آپ ان کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا :-

"نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوعِ انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کی گئیں۔ اس پر بھی خدا کی طرف سے بر تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ اُن کے خونوں سے کوچے سُرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسولؐ کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کو دلی انشراح اور محبت سے برداشت کیا"۔ (رسالہ جہاد صفحہ ۴)

آپ نے اپنی جماعت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ :-

"خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۹۶)

مندرجہ بالا حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ جو جماعت بھی دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہو گی اُس کے لئے یہ ضروری ہے کہ قدیم سنت اللہ کی طرح اس کو ستایا اور دُکھ دیا جائے اور ہر طرح کے مظالم کا نشانہ بنایا جائے اور اس جماعت کا اللہ تعالیٰ نے یہ فرض قرار دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا بھی یہی فرمائی ہے کہ وہ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرے اور ہر طرح کے ابتلاؤں کو صبر و ثبات کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق پائے۔

الٰہی جماعتوں پر آنے والی مشکلات و آفات کا قرآن کریم نے بھی بار بار ذکر فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۳-۴)

ترجمہ :- کیا (اس زمانہ کے) لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لائے (کافی ہو گا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور انکو آزمایا نہ جائے گا حالانکہ جو (لوگ) ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی وہ ایسا ہی کریگا) سو اللہ (تعالیٰ) ظاہر کر دیگا انکو بھی جنہوں نے سچ بولا اور انہیں بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔

احادیث میں بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ لوگوں میں سے سب سے سخت آزمائش کن کی ہوتی ہے؟ آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا :-

"سب سے کڑی آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے اور پھر ان کے بعد ان لوگوں کی جو انکے قریب ہوتے ہیں۔ ہر شخص کی آزمائش اسکے دین کے مطابق ہوتی ہے جس کا دین قوی ہو گا اُس کی آزمائش بھی کڑی ہو گی اور اگر اس کے دین میں کچھ کمزوری ہے تو پھر آزمائش اور امتحان میں بھی اس کمزوری کے مطابق کمی واقع ہو جائے گی۔ (ترمذی)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

(اللہ تعالیٰ کی طرف سے) عظیم جزاء عظیم ابتلاء پر موقوف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزمائشوں اور ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے اور (ان آزمائشوں کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ) خدا اسی قوم پر راضی ہے اور اسے خدا کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ (ترمذی۔ باب الصبر علی البلاء)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

قیامت کے روز عافیت کوش جب دیکھیں گے کہ جو آزمائے گئے تھے انہیں اللہ تعالیٰ عظیم انعامات دے رہا ہے تو وہ کہیں گے کہ اے کاش ہمارے چمڑے بھی دنیا میں قینچیوں سے کاٹے جاتے (تاکہ آج ہمیں بھی خدا کی طرف سے انعامات میسر آتے)

مندرجہ بالا احادیث نبویؐ سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں پر آزمائشوں کا آنا ضروری اور لابدی ہے۔ ان آزمائشوں میں جو لوگ پورے اُترتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی رضا اور اس کے خاص الخاص انعامات کے وارث قرار پاتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کے عظیم نمونہ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اس نمونہ کی پیروی کرنے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؏

ترا غم بھی مسرّت آفریں ہے

ترا انداز یہ کتنا حسیں ہے
عیاں ہو کر بھی تُو پردہ نشیں ہے

جدھر دیکھو تو جلوہ گر وہیں ہے
رگِ جاں سے بھی تُو اقرب تریں ہے

جو آتا ہے وہ پھر جاتا نہیں ہے
تری محفل ہے یا خلدِ بریں ہے

رہے پُرنم نہ کیوں وہ آنکھ اکثر
سہارا جس کا تیری آستیں ہے

مرا کیا ہے میں ہوتا یا نہ ہوتا
تجھی سے گلشنِ ہستی حسیں ہے

تغافل بھی ترا ہے ایک نعمت
ادا ہر اک تری کیف آفریں ہے

عجب عالم ہے تیری وسعتوں کا
تُو ہر انسان کے دل میں مکیں ہے

نہال ہے تیری فُرقت میں بھی قُربت
ترا غم بھی مسرّت آفریں ہے

مرے ویران دل میں تیری آمد
کہیں نظروں کا دھوکا تو نہیں ہے؟

سہارا تیری رحمت کا ہے ورنہ
مرے دامن میں دنیا ہے نہ دیں ہے

ہزاروں غم ہیں پھر بھی جی رہا ہوں
زباں پر شکر ہے شکوہ نہیں ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدانِ عمل کی تبلیغی یادوں کے چراغ

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ ملائیشیا و مغربی افریقہ)

(۴)

ایک پہاڑی سفر میں ہاتھیوں کی لڑائی

باڈماہوں اور ٹونگے "بو" ڈسٹرکٹ میں سیرالیون کے دو اہم گاؤں ہیں۔ جہاں ہماری مخلص جماعتیں موجود ہیں۔ دونوں گاؤں کے درمیان بیس میل کا فاصلہ ہے۔ اور یہ مسافت گھنے جنگلات سے پُر ایک ہی طویل پہاڑی سلسلہ ہے۔ جس میں انسانوں کی نسبت جنگلی جانور زیادہ ہیں۔ خصوصاً ہاتھیوں کے شکار کے لئے وہ علاقہ مشہور ہے۔ تاہم چونکہ ان پہاڑیوں میں سونا بہت ملتا ہے۔ اس لئے کہیں کہیں چھوٹی چھوٹی آبادیاں اور گاؤں بھی موجود ہیں۔

بیس میل کا یہ دشوار گذار راستہ جماعت کے ابتدائی مبلغین اسلام کو پیدل طے کرنا پڑتا تھا۔ پہلے دس میل پر چڑھائی ہی چڑھائی ہے اور دوسرے دس میل میں اترائی ہے۔ راستہ میں عموماً ایک رات ضرور کہیں نہ کہیں ٹھہرنا پڑتا تھا۔ ۱۹۴۳ء میں ایک روز خاکسار کو باڈماہوں سے فوری طور پر ٹونگے جانا پڑا۔ میرے ہمراہ تین لڑکے محمد کمانڈا بونگے (Bongay) اور دو اور احمدی نوجوان میرا سامان اٹھائے ہوئے تھے۔ مسٹر محمد کمانڈا بونگے آجکل سیرالیون احمدیہ مشن کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ ابھی ہم نے باڈماہوں سے ۳-۴ میل ہی طے کئے تھے کہ اچانک اپنے آگے ہمیں بے پناہ شور و غوغا سنائی دیا۔ جیسے درخت ٹوٹتے گرتے اور گھسیٹے جاتے ہیں۔ پھر ایک شخص ہمیں ملا جس نے آگاہ کیا کہ آگے ۳-۴ بڑے بڑے ہاتھی گذشتہ روز سے آپس میں لڑ رہے ہیں اور راستہ خطرے سے خالی نہیں ہے۔ میں نے مسٹر بونگے سے کہا کہ اگر راستہ سے ہٹ کر اور جنگل کے ذرا اندر سے ہو کر ہم آگے نکل جائیں تو کیا حرج ہے۔ ہاتھی ہمیں کب تاڑ رہے ہیں۔ وہ تو آپس میں لڑ رہے ہیں۔ مگر لڑکے ہاتھیوں کی دہشت کی وجہ سے آگے چلنے پر رضامند نہ ہوئے

گھر گھر ہاتھی کا گوشت

ابھی ہم مشورہ ہی کر رہے تھے۔ کہ ایک مخلص احمدی دوست صالح فاطولا (مصطفیٰ) باڈماہوں سے بھاگے بھاگے آئے اور مجھے بتایا کہ باڈماہوں کے احباب جماعت کہتے ہیں کہ ابھی آپ آگے نہ جائیں اور باڈماہوں واپس آجائیں۔ چنانچہ ہم پھر واپس باڈماہوں آگئے اگلے روز میں عصر کے وقت اپنی رہائش گاہ سے باہر نکلا۔ تو معلوم ہوا کہ گاؤں میں ہر طرف عجیب قسم کی بو پھیلی ہوئی ہے دریافت کرنے پر یہ سنکر میری حیرانی کی حد نہ رہی کہ ان لڑاکے ہاتھیوں میں سے ایک مارا گیا تھا۔ جس کے اب ٹکڑے ٹکڑے کر کے گاؤں کے مشرکین کھانے کے لئے لے آئے ہیں اور گھر گھر تقسیم کر دیا گیا ہے۔ چونکہ مشرکین میں سے بھی ایک خاصی تعداد اسلام قبول کر کے ہماری جماعت میں شامل تھی۔ اس لئے اگلے دو تین روز تک باڈماہوں احمدیہ مسجد میں اس مسئلہ پر سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا کہ مُردہ جانور کھانا اسلام میں کیوں حرام ہے اور ہاتھی وغیرہ شکار کر کے کھانا حلال ہے یا حرام۔

یاد رہے کہ اس ملک میں گوشت کی شدید قلت کے باعث عیسائی اور مشرک عوام ہاتھی، لومڑ، بندر، سؤر، سانپ، جنگلی بلے وغیرہ عموماً کھا جاتے تھے۔ بلکہ بعض علاقوں میں آدم خوری کی واردات بھی ہوتی رہتی تھیں میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ ضلع مویامباہ میں مقیم بعض یورپین پادری بندر وغیرہ کھا لیتے تھے۔ اور اس کے مرغوب یا معیوب ہونے پر ہم سے بحث کیا کرتے تھے۔ سیرالیون میں ایک خاص قسم کی مکھی پائی جاتی تھی جو چوپاؤں مثلاً گائے بکری وغیرہ کے لئے سخت مہلک تھی۔ اس وجہ سے ملک میں گوشت کی سخت قلت رہتی تھی۔ مگر اب اس مکھی کو ختم کر دیا گیا یا غالباً بیماری پر کنٹرول کر لیا گیا ہے۔

کرسچن کونسل کی کم ظرفی

مغربی افریقہ کی برٹش نوآبادیات میں ملکی آزادی اور خود مختاری تک عیسائی مشنوں کے اثر و نفوذ کے لحاظ سے چرچ آف انگلینڈ اکثر جگہ پیش پیش رہا ہے۔ ۱۹۵۱ء میں اس چرچ کے سربراہ آرچ بشپ آف کنٹربری ڈاکٹر فشر کی سیرالیون میں آمد کی خبر جب اخبارات میں شائع ہوئی تو ہم نے آرچ بشپ مذکور اور ان کے ساتھ آنے والے چھ بشپوں کو تبلیغ اسلام کرنے اور اسلامی لٹریچر پیش کرنے کا پروگرام بنایا۔ یونائیٹڈ کرسچن کونسل جن کے زیر اہتمام انہیں سیرالیون بلوایا گیا تھا۔ ہم نے ان کے چیئرمین کو لکھا کہ ہمیں بھی آرچ بشپ مذکور اور ان کے مصاحبوں کے ساتھ ملاقات کے لئے آدھ گھنٹہ وقت دیا جائے۔ مگر افسوس کہ کرسچن کونسل نے وقت کی قلت کا عذر کر کے ہماری درخواست رد کر دی۔ بلکہ آرچ بشپ آف کنٹربری کے خیر مقدم کے لئے منعقدہ عام تقریب میں شرکت کی دعوت بھی ہمیں نہ دی۔ حالانکہ اس تقریب میں شرکت کی دعوت سیرالیون کے سب مذہبی مشنوں، سوسائٹیوں، انجمنوں، کلبوں اور سکولوں کے منیجروں کو دی گئی تھی۔

تاہم اس عاجز کی خواہش تھی کہ جیسے بھی ہو عیسائی دنیا کے ان چوٹی کے لیڈروں کو پیغام حق ضرور پہنچایا جائے۔ اور اہم اسلامی لٹریچر بھی انہیں پیش کر دیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے بو احمدیہ جماعت کے ۶-۷ نوجوانوں کو اپنے ساتھ تیار کر کے یہ پروگرام بنایا کہ جب آرچ بشپ آف کنٹربری کا وفد بذریعہ ٹرین فریٹاؤن سے بو ریلوے سٹیشن پر پہونچے تو گاڑی سے نکل کر ان کے کاروں میں بیٹھنے سے پہلے پہلے ہی ہر معزز مہمان کو اپنا لٹریچر پیش کر دیا جائے۔

آرچ بشپ آف کنٹربری کو تبلیغ اور چیلنج

چنانچہ جب آرچ بشپ آف کنٹربری ریل گاڑی سے نکل کر پلیٹ فارم پر عیسائی عوام میں گھر گئے تو ہجوم میں خاکسار بھی ہمت کر کے آگے بڑھا اور ان سے مصافحہ کر کے اپنا تعارف کرایا کہ میں سیرالیون میں عالمگیر احمدیہ اسلامک مشن کا نمائندہ اور مبلغ اسلام ہوں اور آپ کو اسلام کی مقدس الہامی کتاب قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دیگر اسلامک لٹریچر پیش کرنا چاہتا ہوں۔

اس کے بعد خاکسار نے پہلے انہیں قرآن کریم اور دیگر کتب پیش کیں اور پھر ایک ٹائپ شدہ خیر مقدم ایڈریس جماعت کی طرف سے دستی طور پر پیش کر کے انہیں عرض کیا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ فارغ وقت میں ضرور اس کلام الٰہی اور کتب اور ہماری طرف سے پیشکردہ ایڈریس کا مطالعہ کریں گے۔ میری طرح دوسرے احمدی دوستوں نے بھی میری ہدایت کے مطابق ہر مہمان بشپ اور نمائندہ چرچ کو علیحدہ علیحدہ پیکٹوں میں اسلامی کتب اور مختلف ٹریکٹ پیش کئے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے باوجود کرسچن کونسل کی طرف سے مخالفت اور رکاوٹ کے ہماری طرف سے عیسائی دنیا کے ان سربراہوں کو اسلام کا پیغام پہنچا کر اتمام حجت کر دی گئی۔ فالحمد للہ

ان کے نام جماعت کی طرف سے خیر مقدم ایڈریس جس کی نقول سب مہمانوں کو پیش کی گئی تھیں۔ اسلام کی خوبیاں اور تعلیم کی برتری مسیح کی آمد ثانی بائیبل میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشگوئیاں اور حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی وضاحت سے بیان کر کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا چیلنج مذکورہ دیباچہ قرآن کریم انگریزی قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس چیلنج میں حضورؓ کی طرف سے مذاہب عالم کے سربراہوں کو دعوت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق محبت کے ثبوت میں حضور کے الہامات اور رؤیا و کشوف کے مقابل وہ لوگ اپنے الہامات اور کشوف پیش کر کے ثابت کریں کہ ان سے بھی اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ یہ خیر مقدم ایڈریس بعد میں ہزاروں کی تعداد میں سیرالیون کی عیسائی پبلک میں تقسیم کیا گیا۔

آرچ بشپ کی خموشی

سیرالیون سے واپس انگلستان پہنچ کر آرچ بشپ آف کنٹربری نے مجھے شکریہ کا مختصر سا خط تو ارسال کیا۔ مگر ہمارے امام ہمام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے دعوت عام اور چیلنج کا ذکر تک نہ کیا اور مکمل خاموشی اختیار کر لی ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

بعض پادریوں کا نیا طریق کار

کچھ عرصہ سے یورپ اور امریکہ کے بعض پادری دنیا کے مختلف ممالک میں پبلک جلسے کر کے لاعلاج مریضوں کو عیسائیت اور مسیح کے نام پر اپنی دعا اور توجہ سے فوری طور پر اچھا کر دینے کا کثرت سے پروپیگنڈہ کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ ان کے ایسے دعوے حقیقت سے عاری ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی لاعلاج مریض عارضی طور پر اپنے آپ کو صحت مند محسوس کرنے بھی لگتا ہے۔ تو وہ محض ہپناٹزم یا مسمریزم کا عارضی اثر اور نتیجہ ہوتا ہے جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ایک مشرک اور دہریہ بھی مشق اور توجہ کرنے سے دوسروں کو متاثر کرنے کی طاقت اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے۔

عیسائیت کے نام پر شفا دینے کی حقیقت

اسی قسم کے ایک سکول [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نامی بشپ پانچ چھ پادریوں کے ساتھ ۱۹۵۹ء میں سیرالیون آئے اور سارے ملک میں دورے کر کے عام جلسوں میں لاعلاج مریضوں کو کھڑے کھڑے اپنی توجہ سے شفا دینے کا پروپیگنڈا کرنے لگے۔ لوکل اخبارات میں ایسے شفایاب مریضوں کی تصویریں بھی روزانہ شائع ہونے لگیں جو بقول ان کے ان کی توجہ سے اچھے ہو جاتے تھے۔

اس واقعہ سے بہت پہلے ایک مرتبہ خاکسار نے حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے عیسائی پادریوں کے ایسے بلند بانگ دعاوی کے متعلق استفسار کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ ان لوگوں کی اس قسم کی Healing Ministry یعنی شفا دینے کی مہم کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں اور نہ یہ امر ایسے لوگوں کے سچے یا خدا رسیدہ ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ مسمریزم اور ہپناٹزم وغیرہ کے پیچھے کرنے اور انسانی توجہ کو فروغ دینے سے تو ایک ہندو مشرک بلکہ دہریہ بھی غیر معمولی شعبدہ بازیاں کر لیتا اور وقتی یا مستقل طور پر مریضوں کو اچھا کر سکتا ہے۔ لیکن سچے اور جھوٹے مذہب کے مقابلہ کے وقت ایسے لوگ یقیناً ناکام رہیں گے۔ لہٰذا اگر یہ عیسائی پادری اسلام کے سچے پیرو اور خدا رسیدہ لوگوں کے مقابل پر اپنی یا اپنے مذہب کی برتری ثابت کرنے کے لئے چیلنج کے طور پر سامنے آئیں گے۔ تو خدا کے فضل سے یقیناً ناکام و نامراد رہیں گے۔

انگریز پادریوں کو دعوت مباحثہ

چنانچہ جب بشپ سکودرن مذکور اور ان کی پارٹی کی نام نہاد شفا دینے والی خبریں اور تصویریں سیرالیون کے اخبارات میں روزانہ شائع ہونے لگیں تو بے شمار احمدی اور غیر احمدی احباب نے اس امر کی حقیقت کے بارے میں ہم سے دریافت کیا بلکہ بعض غیر از جماعت ہمدرد قسم کے لوگوں نے لکھا کہ آپ اس ملک میں اسلام کے ترجمان اور نمائندہ ہوتے ہوئے کیوں خاموش ہیں۔ ان پادریوں کا مقابلہ کیوں نہیں کرتے تاہم یہ خاکسار ان کے ہمیں توجہ دلانے سے پہلے ہی مبلغین کرام سے مشورہ کر رہا تھا کہ ان پادریوں کی ایسی گمراہ کن مہم اور پروپیگنڈا کا ازالہ کیسے کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے بطور مبلغ انچارج جماعت کی طرف سے ہزاروں کی تعداد میں ایک اشتہار شائع کیا جس میں بشپ سکودرن اور ان کی پارٹی کو لکھا کہ اگر آپ واقعی اور سچے مسیح لاعلاج بیماروں کو شفا بخشتے ہیں تو ہم مختلف قبائل اور مذہب سے تعلق رکھنے والے بیس ایسے لاعلاج مریض آپ کے سامنے پیش کرنے کا انتظام کرتے ہیں۔ جن کو ملک کے چھ مسلمہ مشہور اور ماہر ڈاکٹروں نے معائنہ کر کے لاعلاج قرار دے دیا ہوگا۔ آپ انہیں ہمارے سکول کی فٹ بال گراؤنڈ میں یا کسی اور کھلی جگہ کم از کم دو صد مختلف مذاہب و قبائل کے سرکردہ لوگوں کے سامنے شفایاب کر دیں جس کے بعد دو ہفتہ تک انہیں پہلے ڈاکٹر صاحبان کی زیر نگرانی رکھا جائے گا اور آپ کے نمائندے بھی ساتھ نگرانی کریں گے۔ تاکہ آپ کو کوئی شبہ نہ ہو۔ پھر اگر ڈاکٹر صاحبان نے تصدیق کی کہ وہ لاعلاج مریض واقعی اور مستقل طور پر شفایاب ہو گئے ہیں تو نہ صرف ہم بلکہ ہر انصاف پسند شخص تسلیم کرے گا کہ آپ کی یہ مہم واقعی معجزانہ رنگ رکھتی ہے۔ اور آپ ملک میں اپنا مذہبی پروپیگنڈہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔

احمدیہ دار التبلیغ میں آنے کی دعوت

جب ہماری اس تجویز کا بشپ سکودرن اینڈ کمپنی کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو ہم نے دوبارہ انہیں لکھا اور توجہ دلائی کہ پبلک کے شبہات کے ازالہ کی خاطر آپ ہماری تجاویز قبول فرمائیں۔ ہم ملک کی مسلمان پبلک کی آواز ہیں اور انہیں کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ نیز لکھا کہ

We sincerely and cordially invite Bishop Scothern & his comrades to Bo for this purpose and shall be responsible for their train fare to and from Bo as well as for their lodging and maintenace at Bo

یعنی ہم محض اس لئے کہ پبلک پر حقیقت واضح ہو جائے بشپ سکودرن اور ان کی پارٹی کو فری ٹاؤن سے "بو" آنے اور ہمارے ساتھ احمدیہ مشن میں قیام کی دعوت دیتے ہیں۔ تاکہ وہ یہاں پر سب کے سامنے اپنے معجزانہ کارنامے اور اپنی دعا کا اثر دکھا سکیں ہم ان کے فری ٹاؤن سے بو تک اور واپسی کے اخراجات اور قیام و طعام کے بھی ذمہ وار ہوں گے۔ بشرطیکہ وہ ہماری مذکورہ بالا تجاویز قبول کر لیں۔ اور اپنی تجاویز میں ہم نے یہ لکھا تھا کہ ہم حضرت مسیح کو خدا کا پیارا اور سچا رسول سمجھتے ہیں۔ جو حضرت اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے تھے اور کشمیر میں ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے لیکن آپ اپنے حالیہ جلسوں میں مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا اور ساری دنیا کے نجات دہندہ کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں۔ گویا مسیح کے متعلق ہمارے اور آپ کے عقیدہ اور نظریہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہمارا دعوے ہے کہ مقدس بائیبل ہمارے نظریات کی تائید کرتی ہے۔ اور آپ کے نظریات کی مؤید نہیں ہے۔ ہم اس بارے میں آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ ایک جلسہ عام میں ہمارے دلائل سنیں اور ہمیں اپنے دلائل سنائیں۔ تاکہ مسلمان عیسائی اور مشرک تینوں قسم کی پبلک یہ معلوم کر سکے کہ کس کے نظریات درست اور بائیبل کے مطابق ہیں

پادریوں کی مکمل خاموشی اور ملک سے فرار

ہماری طرف سے پیشکردہ یہ تجاویز اور چیلنج لوکل اخبارات میں بھی شائع ہوئے لیکن افسوس بشپ سکودرن صاحب نے نہ صرف ہمیں جواب نہ دیا۔ اور خاموش رہے۔ بلکہ ہمارے اشتہار کی اشاعت کے ایک ہفتہ بعد ۱۶ فروری ۱۹۵۹ء کو خاموشی سے گیمبیا (Gambia) روانہ ہو گئے۔ گویا اس طرح فرار اختیار کر کے عملاً ثابت کر دیا کہ ان کی "Healing Ministry" (ہیلنگ منسٹری) اور لاعلاج مریضوں کو حضرت مسیح کی طرح دعا سے کامل شفا دینے کے دعوے محض پروپیگنڈا اور ملمع سازی ہے۔ اور مسیح محمدی علیہ السلام کے ادنیٰ خدام کے قرآنی دلائل کا مقابلہ کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

گورنر جنرل نائیجیریا کی طرف سے جماعت کی خدمات کا اعتراف

لائبیریا کے دار الحکومت منروویا Monrovia میں خاکسار کے قیام کے دوران جولائی ۱۹۵۹ء میں نائیجیریا (Nigeria) کے انگریز گورنر جنرل سر رابرٹسن (Sir Robertson) خیرسگالی کے دورے پر لائبیریا آئے تو خاکسار نے ان کے ایڈیکانگ سے مل کر ان سے تبلیغی ملاقات کے لئے وقت لے لیا۔ بعد میں مقررہ وقت پر جماعت کے چند لوکل احباب کے ساتھ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس منروویا میں گورنر جنرل صاحب مذکور سے ملاقات کر کے انہیں جماعت کی طرف سے شائع شدہ انگریزی تفسیر القرآن اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ جس میں احمدیت کی مختصر تاریخ اور اس کی غرض و غایت اور مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے آگاہ کر کے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ گورنر جنرل صاحب نے جواب میں بڑی مسرت اور شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے ہماری طرف سے پیشکردہ امور پر غور کرنے کا وعدہ فرمایا۔

تحریری شکریہ اور احمدیہ سکولوں کا ذکر

بعد میں واپس نائیجیریا پہنچ کر باقاعدہ تحریری طور پر بھی ہمارا شکریہ ادا کیا۔ نیز جماعت احمدیہ نائیجیریا کی خدمات جلیلہ کو سراہتے ہوئے ان کے سیکرٹری صاحب نے مجھے لکھا۔

"His Excellency fully appreciates the value of the work done by the Ahmadiyya Movement in Nigeria. Many thousands of children benifit from the teaching offered in Ahmadiyya Schools in Lagos. and in the last thirty years a great namber of schools have been opend by the movement throughout Nigeria.

His Excellency has also asked me to say that he gets copies of the newspaper the Truth regularly, and he is sure that this is a publication worthy of its name."

(Letter dated 6th July 1959)

یعنی ہز ایکسی لینسی سر رابرٹسن نائیجیریا میں احمدیہ جماعت کی خدمات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ صرف لیگوس کے احمدیہ سکولوں میں دی جانے والی تعلیم سے شہر کے ہزاروں بچے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جبکہ گزشتہ تیس سال کے عرصہ میں نائیجیریا کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ نائیجیریا نے بچوں کے لئے اچھی خاصی تعداد میں احمدیہ سکول کھول رکھے ہیں۔

اس کے علاوہ ہز ایکسی لینسی نے مجھے یہ بھی ہدایت فرمائی ہے کہ میں آپ کو اطلاع دوں کہ وہ لیگوس میں شائع ہونے والے اخبار "ٹروتھ" کی کاپیاں باقاعدہ حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ یہ اخبار واقعی اپنے نام "سچائی" کا اہل ہے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

بہشتی مقبرہ کے متعلق بعض قواعد پر نظرِ ثانی اور سفارشات

(گزشتہ سے پیوستہ)

آخری اجلاس منعقدہ ۲ اپریل کی بقیہ کارروائی :-

محترم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب صدر سب کمیٹی بہشتی مقبرہ نے صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۴۱۲ کی عبارت پڑھ کر سنائی جو یہ ہے :-

"اگر کوئی موصی بعد وصیت ضعفِ ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا سلسلہ احمدیہ سے روگرداں ہو جائے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اُس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو پھر بھی جائز نہ ہوگا کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں اور خدا کے نزدیک وہ مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے۔"

سب کمیٹی مجلس مشاورت ۱۹۷۷ء نے کہا تھا کہ :-

"اس قاعدہ میں مندرجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے وقت حصہ آمد کی وصیت نہ ہوتی تھی اس لئے شوریٰ سب کمیٹی تجویز کرتی ہے کہ اس قاعدہ کی یہ تشریح ضروری ہے کہ مال سے مراد وہ ایسی جائیداد غیر منقولہ ہے جو بجنسہٖ صدر انجمن احمدیہ کے قبضہ میں ہو مال سے مراد حصہ آمد یا حصہ جائیداد نقدی کی صورت میں ادا شدہ نہیں ہے کیونکہ یہ رقوم ساتھ ہی ساتھ اُن مقاصد کے لئے خرچ ہوتی رہتی ہیں جس کے لئے وصیت کی جاتی ہے اور یہ رقوم کسی صورت میں بھی قابلِ واپسی نہیں۔

یہ تشریح فارم وصیت اور فارم اصل آمد میں بھی درج ہونی چاہیئے۔"

سب کمیٹی شوریٰ اس تجویز سے اتفاق کرتی ہے اور اس کو منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔

نمائندگان شوریٰ سے جب اسکے متعلق آراء طلب کی گئیں تو انہوں نے بالاتفاق اسے منظور کر لینے کی سفارش کی اور حضور ایدہ اللہ نے بھی ان کی سفارش کو منظور فرما لیا۔

ایک نیا قاعدہ۔ قاعدہ ۶

قاعدہ ۴۱۲ کے متعلق سب کمیٹی شوریٰ گذشتہ نے ترمیم شدہ قاعدہ کے علاوہ مندرجہ ذیل نیا قاعدہ بھی تجویز کیا :-

"کسی موصی یا اُس کے وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ رقم حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

نیز تجویز کیا کہ ہر موصی سے فارم وصیت اور فارم اصل آمد میں مندرجہ ذیل اقرار بھی لیا جایا کرے کہ :-

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کر دوں۔"

سب کمیٹی مندرجہ بالا قاعدہ ۶ کو جو سب کمیٹی شوریٰ ۱۹۷۷ء نے تجویز کیا منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مندرجہ ذیل احباب نے اس تجویز سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

(۱) شیخ مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیصل آباد (۲) چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور (۳) مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا۔

آراء طلب کی گئیں تو نمائندگان نے بالاتفاق اس سفارش کو قبول کر لینے کی سفارش کی اور حضور ایدہ اللہ نے اس سفارش کو منظور فرما لیا۔

قاعدہ ۴۱۳

محترم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب صدر سب کمیٹی نے قاعدہ ۴۱۳ کی عبارت پڑھ کر سنائی جو یہ ہے :-

"صدر انجمن احمدیہ کو اختیار حاصل ہوگا کہ کسی موصی کی وصیت منظور کرنے سے انکار کر دے یا بعد منظور کرنے کے منسوخ کر دے اور اس وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کسی قسم کے حرجانہ وغیرہ کی ذمہ داری کے نیچے نہیں سمجھی جائے گی۔ البتہ اگر انجمن نے اس سے کوئی روپیہ یا مال وصیت کے حساب میں وصول کیا ہوگا تو وہ واپس کیا جائے گا۔"

محترم کیپٹن صاحب نے فرمایا کہ سب کمیٹی شوریٰ ۱۹۷۷ء کے نزدیک یہ قاعدہ واضح نہیں تھا اس لئے اس نے اس کی جگہ مندرجہ ذیل قاعدہ تجویز کیا تھا :-

"صدر انجمن احمدیہ کو اختیار حاصل ہوگا کہ کسی موصی کی وصیت منظور کرنے سے انکار کر دے یا بعد منظور کرنے کے منسوخ کر دے اور صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ ہر صورت میں ناطق ہوگا۔"

سب کمیٹی شوریٰ اس تجویز کو منظور کر لینے اور فارم وصیت میں درج کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مندرجہ ذیل نمائندگان نے اس تجویز پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

(۱) چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب لاہور۔

(۲) شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ فیصل آباد۔

آراء طلب کرنے پر نمائندگان شوریٰ نے بالاتفاق اس رپورٹ کو منظور کر لینے کی سفارش کی اور حضور ایدہ اللہ نے اس سفارش کو منظور فرما لیا۔ (باقی)

تقریب شادی

مکرم برادرم عبدالحمید صاحب یاران مرچنٹ ابن محترم عبدالغنی صاحب درویش مرحوم کی برات ۲۲ مارچ بروز جمعرات گوجرانوالہ سے علی پور چٹھہ روانہ ہوئی۔ وہاں محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے محترمہ طاہرہ نسرین اختر صاحبہ بنت محترم ملک بشیر احمد صاحب اعوان صدر جماعت احمدیہ علی پور چٹھہ کے ساتھ ان کے نکاح کا اعلان کیا۔ اُسی دن شام کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور دوسرے دن ۲۴ مارچ بروز جمعہ محترم برادرم عبدالمجید صاحب درویش (برادرِ اکبر مکرم عبدالحمید صاحب) نے شاندار دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں گھرانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اللّٰھم آمین

(محمد اعظم اکبر مربی سلسلہ احمدیہ۔ گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم احسان الحق اعجاز صاحب ابن ڈاکٹر سراج الدین صاحب کا آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

۲۔ مکرم محمد بشیر صاحب جلالپور جٹاں ضلع گجرات کی والدہ صاحبہ کو گر جانے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں اور شدتِ درد کی وجہ سے تکلیف بہت زیادہ ہے۔

۳۔ مکرم انور محمود ڈسٹر صاحب مغربی جرمنی عرصہ دراز سے بعارضہ اعصابی امراض علیل ہیں۔

۴۔ محترمہ فرخندہ چوہدری چک ۹۸ جنوبی سرگودھا کی آنکھیں خراب ہیں اور میٹرک امتحان بھی دینا ہے نیز جماعت احمدیہ کے تمام طلباء و طالبات میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔

احبابِ جماعت جملہ بیماروں کے لئے صحتِ کاملہ و عاجلہ اور طلباء و طالبات کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخص

فرمودہ ۷؍ اپریل ۱۹۷۸ء بمقام جامع مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۷؍شہادت ۱۳۵۷ ہش (۷؍اپریل ۱۹۷۸ء) آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی چند آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطانی خواہشات سے بچیں اور ان راہوں کو اختیار کریں جو خدا تعالیٰ کی رضا تک پہنچانے والی ہوں۔ حضور نے فرمایا شیطانی طاقتیں انسان کا امتحان لیتی ہیں اور روحانی ترقیات کے حصول کو ممکن بنا دینے کے لئے پیدا کی گئی ہیں جب انسان اپنے ارادے اور اپنی مرضی سے شیطانی راہوں کو ترک کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو اختیار کرتا ہے تو پھر اسے تزکیۂ نفس حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے فحشاء کے معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو تجاوز کرنے کے فرمائے ہیں۔ ان حدود کو تجاوز کرنے کا تصور یہ ہے کہ وہ افعال ہوتے تو انسانی فطرت کے مطابق ہیں لیکن انہیں ایسے رنگ میں اختیار کیا جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں کو ان کاموں سے بھی بچنا چاہئیے جو انسانی فطرت اور عقل سلیم کے خلاف ہیں اور ان سے بھی بچنا چاہئیے جو فطرت کے تقاضوں کے مطابق تو ہوتے ہیں لیکن خدا کے مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر کے اختیار کئے جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا انسان کو یہ کبھی نہیں بھولنا چاہئیے کہ وہ اپنے زور بازو سے کبھی مقبول اعمال بجا نہیں لا سکتا۔ مقبول اعمال بجا لانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ رحمت کے معنے ایسی عطایا کے ہیں جن کے مقابلہ میں کوئی انسانی عمل موجود نہ ہو۔ اس رحمت کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان شیطان کے ان وساوس سے بچے جو وہ دو طریق سے پیدا کرنا چاہتا ہے (۱) وہ ایسے اعمال کی طرف انسان کو لے جاتا ہے جو فطرت کے ہی خلاف ہوتے ہیں (۲) وہ ایسے اعمال کی تحریک کرتا ہے جو گو فطرت کے مطابق ہوتے ہیں لیکن خدا کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ مومن کا فرض ہے کہ وہ ان دونوں شیطانی حملوں سے بچے اور ہمیشہ یہ سمجھے کہ میں محض اپنی کوشش اور زور بازو سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ بڑا ہی بدبخت ہے وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے زور بازو سے مقبول اعمال بجا لا سکتا ہوں اور بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو پوری کوشش کرنے کے باوجود یہ سمجھتا ہے کہ تزکیۂ نفس خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں ہے ایسا شخص سب کچھ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرنے کے باوجود عاجزی کے ساتھ یہی کہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ تب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے مقبول اعمال کی توفیق دیتا ہے وہ زندہ خدا سے زندہ تعلق پیدا کر لیتا ہے اور اس دنیا میں بھی جو اسباب کی دنیا ہے جو دکھوں، تکلیفوں اور ابتلاؤں کی دنیا ہے اسے ایک جنت دی جاتی ہے پھر اس کے اندر یہ تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ جو کچھ مجھے ملا ہے کاش وہ دوسروں کو بھی ملے تب وہ دعائیں کرتے ہوئے پوری کوشش کرتا ہے کہ دنیا کے قلوب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت کر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکا دے تاکہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی جنت کو حاصل کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت ہے

ایک ایسے محنتی نوجوان کی ضرورت ہے جو دکانداری میں مہارت رکھتا ہو اور کام دیانتداری اور محنت سے کر سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی تصدیقی چٹھی امیر صاحب حلقہ کی ہمراہ لائیں۔

(چوہدری) مہر دین اینڈ سنز اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح اسلام صفحہ ۵۱، ۵۲ پر فرماتے ہیں:۔

"دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کی اشاعت کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں کیں۔ جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا پیارا مال حاضر کیا ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنی مرغوب ٹکڑوں سے بھری ہوئی زنبیل پیش کر دی۔ اور ایسا ہی کئے گئے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آ گیا"

مالی سال ختم ہونے میں قلیل مدت باقی ہے احباب اپنے لازمی چندہ جات اور بقایا جات کی جلد از جلد ادائیگی کا اہتمام فرما کر ممنون فرماویں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے انہیں اسلام کی فتح کے عظیم دن کو قریب تر لانے کی سعادت میں شریک فرماوے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان نکاح

بتاریخ ۳؍اپریل بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ امۃ القدیر طلعت صاحبہ بنت مکرم پیر ضیاء الدین صاحب کا نکاح کیپٹن میاں عبد الباسط صاحب ابن مکرم میاں عبد القیوم صاحب آف کوئٹہ کے ہمراہ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

محترمہ امۃ القدیر طلعت صاحبہ حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی اور میاں عبد الباسط صاحب محترم میاں وزیر محمد صاحب اندر بھاٹی گیٹ لاہور (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے پوتے اور محترم میاں عبد الحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا کے بھتیجے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی — پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی

خوشخبری

ربوہ میں پہلی بار

ہر قسم کے ریفریجریٹرز۔ ڈیپ فریزرز۔ واٹر کولرز اور ائیر کنڈیشنرز کی مرمت وارنٹی کے ساتھ کروانے کے لئے فارن کوالیفائیڈ اور انتہائی تجربہ کار ریفریجریشن سپیشلسٹ کی خدمات حاصل کریں۔ نیز نئے اور پرانے ریفریجریٹرز کی خرید و فروخت کے متعلق بھی فری مخلصانہ مشورہ حاصل کر کے دھوکہ سے بچیں۔

الشفیق ریفریجریشن اینڈ الیکٹرک سروس۔ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مرکزی امتحانات

خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات انشاء اللہ تعالیٰ ۱۶؍جون اور ۲۳؍جون کو منعقد ہوں گے خدام تیاری شروع کر دیں۔ نصاب لائحہ عمل میں ملاحظہ کریں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جامعہ احمدیہ ۱۵؍اپریل کو کھلے گا

فصل بہار کی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ العزیز ۱۵؍شہادت (اپریل) کو جامعہ احمدیہ باقاعدہ کھل جائے گا۔ حاضری صبح ۶ بجکر ۵۰ منٹ پر اور ۷ بجے تدریس شروع ہوگی۔

اساتذہ کرام اور طلبہ ہفتہ کو وقت پر جامعہ میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲